147 Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۴؍ صفر ۱۳۹۵ھ ؛ ۲۶؍ تبلیغ ۱۳۵۴ہش ؛ ۲۶؍ فروری ۱۹۷۵ء	نمبر ۴۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶؍ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۶ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت پہلے سے بہتر ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دِلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو

اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ

"اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سیّد و مولیٰ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کمزوری کی حالت میں مکّہ میں ظاہر ہوئے تھے اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے۔ پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راست بازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جس کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اسکے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو جائے حالانکہ تمہارے دِل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو"

(رازِ حقیقت صـ۳ تا صـ۵)

تمام بدعادات سے بچنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ۲۰ ؍ مارچ ۱۹۰۸ء کو خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:-

"میں سب کو یہ بات سُناتا ہوں کہ میرا بھی تجربہ ہے اور محبّت اور بھلائی کی خاطر اور بہتری کی امید سے میں نے مناسب سمجھا کہ سُنا دوں۔

یاد رکھو کہ ابتداء کی عادات۔ لڑکپن اور جوانی کی بدعادتیں ایسی طبیعتِ ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے پس ابتداء میں دعا کی عادت ڈالو اور اسی ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بدعادت بچپن میں نہ پڑ جاوے بڑے بڈھے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں اور لڑکے اور جوان اپنے واسطے آپ کریں کہ ابتداء میں عاداتِ نیک ان کو نصیب ہوں بعض وقت دیکھا ہے کہ بڑے بڑے عباد۔ زہاد اور صلحاء کے ساتھ ساتھ وہ بچپن کی عادات چلی آتی ہیں۔

دیکھو جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ بدنظری کرنا۔ بیجی ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کرنا غرض کل بدعادتیں ان سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور دعا سے کام لینا چاہیئے جوں جوں عمر پختہ ہوتی جاتی ہے توں توں بدعادات بھی راسخ ہوتی جاتی ہیں۔ بعض اوقات دل میں ایک شیطانی وسوسہ آجاتا ہے کہ چلو جی جہاں اور اتنی نیکیاں ہیں ایک بدی بھی سہی۔ خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔ اس کے فریب میں مت آنا اور ابتداء ہی سے ان بدیوں کے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش اور سر توڑ سعی کرتے رہنا چاہیئے اور ان باتوں کے واسطے عمدہ علاج دعا۔ استغفار۔ لاحول اور الحمد شریف کا پڑھنا اور صُحبتِ صالحین ہے۔" (خطباتِ نور جلد اوّل صـ۳۱۶)

ربوہ میں نفلی روزہ

اہلِ ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ربوہ میں نفلی روزہ کے لئے ۲۷؍ فروری (بروز جمعرات) کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ تمام اہلِ ربوہ سے التماس ہے کہ وہ ۲۷؍ فروری کو روزہ رکھیں اور غلبۂ اسلام کی مہم کی کامیابی کیلئے دعائیں کریں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

خاص موجودہ ایّام کا سب سے اہم اور مقدّم عمل خیر

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو اشاعت و غلبۂ حق کے لئے چُن لیتا ہے اُن پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان میں تعلیم و تربیت کا کام نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے تا کہ ہر آنیوالی نسل اشاعت و غلبۂ حق کا فریضہ پوری مستعدی اور تندہی سے ادا کرتی چلی جائے یہاں تک کہ حق پورے طور پر غالب آجائے۔ اس کا ایک نہایت اچھا اور قابلِ تقلید نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں ہمیں ملتا ہے۔ ان میں سے ہر نسل اپنے سے اگلی نسل کی تربیت کرتی چلی گئی اور اِس طرح ہر نسل میں ایسے فداکار و جان نثار پیدا ہوتے چلے گئے جنہوں نے اشاعت و غلبۂ حق کا فریضہ اِس مستعدی اور تندہی سے ادا کیا کہ حق دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہا۔

اِس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں اپنے عملی نمونہ اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اسلام کو دُنیا بھر میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اِس لئے ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم نہ صرف خود اسلام پر پوری طرح عمل پیرا ہوں اور اسے دنیا بھر میں پھیلانے کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں بلکہ اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں کی اِس طور پر تربیت کریں کہ وہ بھی اپنی جانی و مالی قربانیوں کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے کی مساعی میں کمی نہ آنے دیں بلکہ ان مساعی کو وسیع سے وسیع اور تیز سے تیز تر کرتی چلی جائیں۔ ہم قریباً قریباً بچاسی چھیاسی سال سے نسلاً بعد نسلٍ یہ فریضہ حتی المقدور نہایت اخلاص اور جذبہ و جوش سے ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ غلبۂ اسلام کی یہ جدوجہد اب ایک نئے موڑ پر پہنچ گئی ہے اور وہ نیا موڑ یہ ہے کہ اب سے چودہ سال بعد ہم جماعتِ احمدیہ کے قیام اور غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے آغاز پر ایک صدی پوری ہونے کے بعد دوسری صدی میں داخل ہونیوالے ہیں۔ پہلی صدی جس میں سے ۸۶ سال گزر چکے ہیں غلبۂ اسلام کیلئے تیاری کی صدی تھی اِس سے اگلی صدی جس کے شروع ہونے میں صرف چودہ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ ان چودہ سالوں کو ہم نے نئی صدی کے شایانِ شان استقبال کی تیاری کرنے میں گزارنا ہے۔ اُس تیاری کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ ہم بچوں اور نوجوانوں کی اِسی رنگ میں تربیت کریں کہ وہ ان اہم اور عظیم ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں جو غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہوتے ہی ان پر پڑنے والی ہیں۔ پھر یہی کافی نہیں ہے کہ ہم نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کر کے ان کے اندر خدمتِ اسلام کی روح پھونکیں بلکہ یہ بھی ضروری اور اشد ضروری ہے کہ ہم ان میں یہ جذبہ پیدا کریں کہ انہوں نے بڑے ہو کر اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں کی اِسی طرح تربیت کرنی ہے جس طرح انکے بڑوں نے ان کی تربیت کی تا کہ خدمتِ اسلام کا جذبہ نسلاً بعد نسلٍ ترقی کرتا چلا جائے اور اِس کے نتیجہ میں اگلی صدی کے دوران اسلام کا غلبہ نمایاں سے نمایاں ہوتا چلا جائے حتیٰ کہ اسلام پوری دنیا پر غالب آجائے اور وہ مقصد جس کی خاطر جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور جس کی خاطر پہلی صدی کی نسلوں نے مسلسل قربانیاں دیں اور جد جہد کی بہ تمام و کمال پورا ہو جائے۔

اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو موجودہ وقت بلکہ آئندہ چودہ سال کا پورا عرصہ خاص طور پر تربیت پر زور دینے کا زمانہ ہے اور اِس عرصہ اور اِس زمانہ کا سب سے اہم اور مقدم عمل صالح نئی نسلوں کی تربیت ہی ہے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلسل تربیت کی اہمیت واضح فرماتے چلے آرہے ہیں۔ حضور نے حال ہی میں پھر ایک خطبۂ جمعہ میں گزشتہ امتوں میں پیدا ہونیوالے بگاڑ اور ان کے زوال کی اصل اور بنیادی وجہ پر روشنی ڈال کر اولادوں اور نئی نسلوں کی تربیت کا فریضہ کمال تندہی سے ادا کرنے کی اہمیت ذہن نشین کرائی ہے۔ حضور نے سابقہ اُمتوں میں رُونما ہونے والے بگاڑ کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے پہلے انبیاء کے سلسلوں میں تنزّل واقع ہوا اور پھر نئے انبیاء مبعوث ہوئے یا اُمتِ محمدیہ میں مجدّدین، مصلحین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والوں نے اپنے اپنے وقتوں میں اسلام کے نور کو اور وہ جو سراجِ منیر تھا اس کی روشنی کو ازسرِ نو قائم کیا۔ تو پھر اس میں تنزّل اور تبدیلی جو واقع ہوئی، وہ کیوں؟ وہ اِس لئے کہ آئندہ نسلوں کو سنبھالا نہیں گیا اور ان کی تربیت نہیں کی گئی۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے جن حقائق اور جن صداقتوں کو اور جن انوار کو اور جن رحمتوں کو دیکھا تھا آنے والی نسلوں کی آنکھوں سے وہ چیزیں اوجھل ہو گئیں اِس لئے وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک گئیں"

(خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۷ر جنوری ۱۹۷۵ء مطبوعہ الفضل ۲۱ر فروری ۱۹۷۵ء)

سابقہ اُمتوں کے زوال پذیر ہونے کے اصل اور بنیادی سبب کی نشاندہی کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بالخصوص موجودہ دور میں آئندہ نسلوں کی تربیت پر خاص زور دینے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ جو صداقتیں کامل اور مکمل شکل میں قرآنِ عظیم میں پائی جاتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ایک کامل نبی، جو خاتم تھا تمام رُوحانی کمالات کا، کے ذریعہ ہمیں عطا ہوئی ہیں، ہم انتہائی کوشش کریں کہ یہ صداقتیں اور یہ انوار اور یہ حقائق اور یہ برکات اور یہ رحمتیں جماعتِ احمدیہ کی ایک نسل کے بعد دوسری نسل حاصل کرتی چلی جائے۔ اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیئے اور پھر اسکے بعد جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے غلبۂ اسلام کی صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے۔ بہرحال تربیت ساتھ لگی ہوئی ہے۔ لیکن بعض اوقات تربیت پر زیادہ زور دینا پڑتا ہے اور بعض اوقات اعمال کی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ہوتی رہتی ہے کیونکہ اسلام کو اپنے اندر قائم رکھنے اور شریعتِ محمدیہ کے انوار کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے اور مستانہ وار جہاد کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال یہ زمانہ تربیت کا زمانہ ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ عمل نہیں کرنا۔ تربیت کا زمانہ اس معنی میں مراد ہے کہ اِس وقت تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ نئی نسل بھی ان ذمہ داریوں کو نباہنے کے قابل ہو کر ہمارے شانہ بشانہ کھڑی ہو جائے۔ اور اس لحاظ سے بھی (تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے) کہ انشاء اللہ (آگے چل کر) بڑی وسعت پیدا ہوگی اور بہت زیادہ تعداد میں مربیوں کی ضرورت پڑے گی۔ ہمیں اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ہماری کامیابی کے لئے مربیوں کا ہونا ضروری ہے۔" (ایضاً)

موجودہ ایام اور موجودہ دَور میں ایک اہم اور مقدم عمل صالح کے طور پر اولادوں اور نئی نسلوں کی تربیت پر خاص زور دینے کی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ نے تربیت کے بعض عملی تقاضوں پر بھی روشنی ڈالی۔ چنانچہ اِس ضمن میں فرمایا:-

"اگر ہم خود اپنے نفوس کی اصلاح کر لیں اور اگر ہم یہ کوشش کریں کہ ہمارا ماحول تربیت یافتہ اور اصلاح یافتہ ہو جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر وقت ان صداقتوں کو جو اسلامی عقائد میں پائی جاتی ہیں اور اُن حقیقتوں کو جنہیں قرآنی شریعت نے ہمارے سامنے رکھا ہے خود سمجھیں اور ان کے مطابق اپنی زندگی گزاریں اور اپنی چھوٹی نسلوں کو، نوجوانوں کو، اور نئے آنے والوں کو بھی اسلامی تعلیمات کی صداقتوں اور قرآنی حقائق سے آگاہ کریں بلکہ ان صداقتوں کو انہیں حفظ کرا دیں اور ان کی زندگی کا جزو بنا دیں، تب ہم خود کو جماعتی لحاظ سے اِس قابل بنا سکیں گے کہ جو ذمہ داری اگلے تیرہ چودہ سال میں ہم پر پڑنے والی ہے ہم اسے نباہ سکیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں اور اُسکی خوشنودی کو پا سکیں۔" (ایضاً)

الغرض خاص موجودہ ایام کا جبکہ ہماری غلبۂ اسلام کی جد و جہد کی پہلی صدی اپنے اختتام کو پہنچنے والی ہے اور ہم نے اِس عرصہ میں اپنے آپ کو اور اپنی نئی نسل کو غلبۂ اسلام کی صدی کے شایان شان استقبال اور اِس صدی میں پڑنے والی نئی ذمہ داریوں کے لئے تیار کرنا ہے سب سے اہم اور مقدم عمل خیر یا عمل صالح نوجوان نسل اور چھوٹی پود کی تربیت ہے اور اس اہم اور سب سے مقدم عمل خیر کی کما حقہٗ بجا آوری پر ہی غلبۂ اسلام کے مقصد میں ہمارا کامیاب ہونا موقوف ہے۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

148 — ۲۶ فروری ۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا
علمِ قرآن اور خدمتِ قرآن

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۲)

(۵)

حضور کی خدمتِ قرآن اور علمِ قرآن کے سلسلہ میں آپ کی تفسیر کی بعض علمی امتیازی خصوصیات یہ ہیں۔

(۱) آپ کی تفسیر میں قرآنی آیات اور سورتوں کی ترتیب اور ربط کا قرآنی نظام بدرجہ اتم موجود ہے نفسِ قرآن کا سادہ ترجمہ بھی ربطِ قرآن کے مطابق ہوتا ہے اور ترتیب اور روابط کا مضمون آپ کی تفسیر کی بنیادی خصوصیت ہے۔ سورۃ یوسف کا ترجمہ اس کی روشن مثال ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا وہ سادہ ترجمہ میں ہی پیش کر دیا گیا ہے۔

(۲) آپ کی تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر میں قرآنی آیات کا ترجمہ اور تفسیر مشہور مستند لغات تاج العروس کلیات ابی البقاء۔ اقرب الموارد مفردات۔ لسان العرب اور قاموس کی روشنی میں کی گئی ہیں اور وہی معنے اختیار کئے گئے ہیں جن کی عربی مستند لغات اجازت دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ الماعون کی پہلی آیت أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ میں لفظ دین کے ۱۳ معانی تحریر فرمائے ہیں۔

۱- الجزاء والمکافاۃ بدلہ اور مطابقِ عمل اور نتیجہ۔
۲- الطاعۃ- فرمانبرداری (۳) الحساب
۴- القھر والغلبۃ والاستیلاء کسی پر غلبہ پانا اور اس پر فائق ہو جانا۔
۵- السلطان- بادشاہت اور حکومت
۶- التدبیر- تدبیر (۷) مایتعبد بہ اللہ وہ حرکات و سکنات یا الفاظ جن کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔ جن کو ہم نماز پڑھنا کہتے ہیں۔
۸- الملۃ- دین یا نظام جماعت
۹- الورع- بدیوں سے رکنے کی خواہش
۱۰- الحال- حالت یا کیفیت
۱۱- القضاء- قضاء و قدر جسے تقدیر کہتے ہیں۔
۱۲- العادۃ- عادت کا ہو جانا
۱۳- الشان- ایک خاص حالت

سورۃ الماعون تفسیر کبیر بڑی تقطیع پر کے چوراسی صفحات پر مشتمل ہے

(۶)

(۳) آپ کی تفسیر قرآن اور خدمت قرآن میں یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ مختلف مستشرقین نے جو اعتراضات اور انتقادات قرآن پر کئے ہیں آپ نے ان کے مفصل اور مدلل جوابات دئے ہیں اور اسلام پر جو انتقادات قرآن کریم کی آیات کی وجہ سے کئے ہیں ان کے جوابات دیکر اور موازنہ کرتے ہوئے اسلام کو اعلیٰ اور مکمل مذہب ثابت فرمایا ہے اور اس لحاظ سے زمانہ حاضر کی مایہ ناز تفسیر آپ کی ہے جس میں نولڈکی تھیوڈر (Noldeke Theodor) ریورنڈ ویری (REVEREND VHERI) جے۔ ایم راڈول (J.M. RODELL) سر ولیم میور (SIR WILLIAM MUIR) اور آرنلڈ (ARNOLD) وغیرہ مستشرقین کے اعتراضات کے خلاف قدم اٹھایا ہے۔

(۴) سابقہ مفسرین نے قرآنی پیشگوئیوں کو قیامت پر یا گذرے ہوئے واقعات اور تاریخی حالات پر چسپاں کیا اور قرآن کا یہ اہم حصہ سابقہ مفسرین سے اوجھل رہا ہے۔ مگر حضرت مصلح موعودؓ نے ان پیشگوئیوں کے متعلق علمی حقائق کے انداز میں تحریر فرمایا کہ یہ پیشگوئیاں اس زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں اور دورِ حاضر میں ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا صداقتِ قرآن اور اس کی حقانیت پر دلیل ناطق ہیں مثلاً

٭- مغربی اقوام کی ترقی کی پیشگوئی
٭- نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی
٭- دخانی جہازوں کی پیشگوئی
٭- ریل موٹر۔ ہوائی جہاز کی پیشگوئی
٭- ایٹم بم۔ ہائیڈروجن کی پیشگوئی
٭- کاسمک ریز کی پیشگوئی
٭- چڑیا گھروں کے متعلق پیشگوئی
٭- بادشاہتوں کی تباہی اور جمہوریتوں کے قیام کی پیشگوئی
٭ پریس کی وسعت اور کثرتِ کتب کی پیشگوئی
٭- علم ہیئت کی ترقی کے متعلق پیشگوئی
٭- علم طبقات الارض کی ترقی اور اہمیت کی پیشگوئی
٭- فرعونِ موسیٰ (منفتاح) کی لاش کا محفوظ ہونا (آج یہ لاش قاہرہ (مصر) المتحف الملکی عجائب خانہ میں موجود ہے اور خاکسار راقم نے اس لاش کا مشاہدہ اپنے قیام قاہرہ میں کیا)
●- وحشی۔ پسماندہ اور جاہل اقوام کی ترقی کی پیشگوئی۔
●- چاند اور مریخ کے زمین کے ساتھ وابستہ ہونے کی پیشگوئی۔

الغرض سینکڑوں پیشگوئیوں کا استدلال آپ نے قرآنی آیات سے کرکے قرآن مجید کا زندہ کتاب ہونا ثابت فرمایا ہے۔

بہت سے اہم واقعات کے متعلق آپ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ان کا ظہور مستقبل میں مقدر ہے۔ مثلاً

●- فلسطین پر اسلامی پرچم لہرانے کی پیشگوئی۔ (تفسیر کبیر سورۃ الانبیاء)
●- چوتھی عالمگیر جنگ کے بعد مغربی اقوام کی مکمل تباہی۔
●- غلبۂ اسلام کی پیشگوئی اور مغربی اقوام میں اسلام کی مقبولیت۔

(تفسیر کبیر التطفیف)

●- یاجوج اور ماجوج کی تخریبی کارروائی
●- ایٹم بم سے بھی زیادہ مہلک ہتھیار کے ایجاد ہونے کی پیشگوئی۔

(تفسیر سورۃ النمل)

●- اہلِ لبنان کے شاندار مستقبل کے متعلق پیشگوئی۔

(تفسیر سورۃ ابراہیم)

(۷)

۵- قرآن کریم کے استعارات۔ مجازات۔ تشبیہات اور امثال کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے ابہام اور تشکک کو دور کر دیا گیا ہے۔ آپ قرآنی استعارات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"استعارہ کی کئی ضرورتیں ہیں اوّل۔ "اس کی ضرورت اختصار ہے تشبیہ اور استعارہ میں جس قدر اختصار پیدا ہو سکتا ہے وہ کسی اور طریق سے نہیں ہو سکتا اس طرح لمبے لمبے مضامین بعض دفعہ صرف ایک فقرہ میں آجاتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں کہ وہ فالق الاصباح یعنی صبحوں کا پھاڑنے والا ہے۔ اس جگہ اصباح جمع کا لفظ رکھا ہے اور پھر اس کے ساتھ "فالق" کا لفظ رکھا ہے اور گو بظاہر یہ دو لفظ نظر آتے ہیں لیکن اس مضمون کو اگر دیکھیں جو اس میں بیان کیا گیا ہے تو وہ بہت لمبا ہے یعنی دنیا میں قسم قسم کی تاریکیاں ہوتی ہیں اور ان تمام تاریکیوں کو دور کرنے کے کچھ ذرائع ہوتے ہیں جن کی آخری کڑی خدا ہے۔ جب وہ کڑی تیار ہو جاتی ہے تو تاریکی دور ہو جاتی ہے اور حقیقی صبح ہو جاتا ہے . . . . . لیکن اگر خالی یہ کہا جاتا کہ اللہ مشکلات کو دور کرنے والا ہے تو اس سے وہ مضمون ادا نہ ہوتا جو "فالق الاصباح" کے الفاظ میں وارد ہوا ہے اور جو رات اور صبح کی کیفیت سے پیدا ہوتا ہے پس اس استعارہ نے لمبے مضامین کو نہایت مختصر الفاظ میں ادا کر دیا۔

دوسرے استعارہ سے وسعتِ نظر پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہودیوں کے متعلق فرماتا ہے کہ ہم نے انہیں بندر اور سؤر بنا دیا اب اگر قرآن کریم یہ کہتا کہ ہم نے انہیں بے حیا بنا دیا

تو ان الفاظ میں وہی مضمون کا اظہار ولی
حسنہ بھی ادا نہ ہوتا جو قِرَدَةً اور
خَنَازِیْرَ کے الفاظ میں ادا ہوا ہے ۔۔۔
۔۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو قردہ
اور خنازیر کے الفاظ استعمال کئے ہیں
تو اس لئے کہ بتائے کہ جو بندر اور
سؤر میں جو خصوصیتیں پائی جاتی ہیں وہ
سب ان میں پائی جاتی ہیں"۔

غرضیکہ تشبیہ اور استعارہ کی ضرورت
تبعید کے لئے ہوتی ہے۔ یعنی مضمون کو
اونچا کر دینا اور نظر کو وسیع کر دینا استعارہ
کا مقصود ہوتا ہے۔۔۔۔

حضور رضی اللہ عنہ نے اس پر مفصل
بحث فرمائی ہے اور اس کے اختتام
میں فرماتے ہیں

غرض استعارہ مضمون میں وسعت
پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ آپ نے استعارات
قرآنیہ کے سلسلہ میں

- احیاء موتیٰ
- خلق طیر
- رعد
- تسخیر جبال تسبیح طیور
- منطق الطیر
- کھیئۃ الطیر
- جن
- وادیٔ نمل
- ان استعارات کی آپ نے عارفانہ

تفسیر بیان کر کے سابقہ مفسرین کے
بالمقابل یہ ثابت کر دکھایا کہ قرآنی استعارات
و مجازات اور تشبیہات اپنے اندر
حقائق و معارف اور نکات دقیقہ رکھتے
ہیں چنانچہ آپکی تصنیف لطیف
"فضائل القرآن" میں ان کی تشریحات
اور حل موجود ہیں مجھے تو صرف اشارات
ہی کرنے ہیں۔

(۸)

۹۔ آپ کی تفسیر کی خصوصیات کے سلسلہ
میں ایک تاریخی خصوصیت قابل ذکر
ہے کہ قرآن مجید کی بیان فرمودہ موسوی
تاریخ ہی صحیح اور مستند ہے اور اسکے
بالمقابل بائبل پر اعتماد کسی طرح
درست نہیں ہے۔ مثال کے طور پر آپ
نے سورہ یوسف کی تفسیر کے کئی مقامات
پر بائبل کے بیان کو اغلاط سے پُر ثابت
کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہی قصہ اور انداز
بیان درست ہے جو قرآن کریم میں بیان
ہوا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام
کا مقام عظیم جو قرآن کریم نے ذکر کیا
ہے اور جو بائبل میں بیان ہوا ہے اس
میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۱۰۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کے متعلق
یہ دعویٰ فرمایا ہے کہ اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ کہ یہ عالمگیر
اور قابل شرف کتاب ہے چنانچہ
حضرت مصلح موعود کی تفسیر میں اس
امر کی انتہائی کامیاب کوشش کی
گئی ہے کہ یہ تفسیر عہد جدید کے
تقاضوں کو جہاں بیان کرتی ہے وہاں
مشرق اور مغرب کو مخاطب کرتی
ہوئی قرآن کریم کے پاکیزہ معارف اور
تعلیمات سے روشناس کراتی ہے
قرآنی حقائق اور صدر تنزل کی تائید
میں آج کی سائنس اور کائنات
کے انکشافات پیش کئے گئے ہیں
اور اس تفسیر میں اس امر کو پایہ
تکمیل تک پہنچایا گیا ہے کہ مذہب
خدا کا کلام اور سائنس خدا کا فعل ہے

۸۔ اگر دنیا کی تمام تفاسیر کو یکجا جمع
کر کے ورق گردانی کی جائے اور
اصحاب فکر و نظر عدل و انصاف
اور سنجیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے
فیصلہ دیں تو وہ یہ امر بیان کرنے پر
مجبور ہوں گے کہ حضرت مرزا بشیرالدین
محمود احمدؓ کی تفسیر ہی معقول ہے
اور کئی امتیازات کو لئے ہوئے ہے

(۹)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
کی خدمت قرآن کے ذکر کے سلسلہ میں آپ کی
تفسیر میں کئی امور بطور ادبیات کے ہیں جن
میں سے بعض کا ذکر کرتا ہوں۔ مثلاً

حروف مقطعات کو قرآنی علوم و معارف
کے سمجھنے کے لئے کلید و بنیاد قرار دینا
سابقہ مفسرین نے مقطعات کو ایک
ایسا راز بتلایا ہے جس کا علم سوائے خدا تعالیٰ
اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور کسی کو نہیں ہے چنانچہ علامہ ابو حیان
اندلسی تحریر کرتے ہیں۔

هي سر الله في القرآن
وهي من المتشابه
الذي انفرد الله بعلمه
ولا يجب ان نتكلم
فيها ولكن نؤمن
به (بحر محیط زیر
آیت الم جلد اول)

یعنی یہ قرآنی مقطعات اللہ تعالیٰ
کا راز ہے اور یہ متشابہات میں سے
ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے
اس لئے اس کے متعلق رائے کا اظہار کرنا
ضروری نہیں ہے بلکہ ہم اس پر ایمان
رکھتے ہیں۔

ابو حیان اس پر مزید تحریر کرتے
ہیں:۔

قال قوم اختص الله
بعلمها النبي صلى الله
عليه وسلم ولا يعرفه
بعد رسول الله صلى
الله عليه وسلم الا
الاولياء والورثة

(روح المعانی زیر لفظ الم)

بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان
مقطعات کے علم کے لئے حضرت رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخصوص فرمایا
ہے اب آنحضرت کے بعد اس علم کو کوئی
بھی نہیں جانتا۔ ہاں بعض نیک اولیاء
جانتے ہیں۔

امام رازیؒ تحریر کرتے ہیں:۔
کہ بعض متکلمین خلیل سیبویہ
کا خیال ہے کہ یہ سورتوں کے
نام ہیں۔ زمخشری کا بھی یہی
خیال ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ قسمیں ہیں
علامہ ابو حیان کے خیال میں یہ مقطعات
تنبیہ ہیں۔ توجہ اور کلام کے آغاز میں
آتے ہیں۔

الغرض انتہائی سطحی خیالات اس
کے متعلق تھے مگر حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق اصولی
طور پر یہ تحقیق فرمائی ہے۔

۱۔ یہ الفاظ مضامین قرآن کے
لئے بطور قفل کے ہیں۔ یعنی پہلے انہیں
کھولو پھر ان مضامین تک پہنچا جا
سکتا ہے۔

۲۔ جب حروف مقطعات بدلتے
ہیں تو مضمونِ قرآن جدید ہو جاتا ہے
اور جن سورتوں سے پہلے مقطعات
نہیں ہیں ان میں مقطعات والی پہلی
سورتوں کا مضمون جاری دکھایا جاتا ہے

۳۔ پہلے الٓمٓ آتا ہے پھر
الٓمٓصٓ پھر الٓرٰ پھر الٓمّٓرٰ پھر
کٓھٰیٰعٓصٓ پھر طٰہٰ پھر طٰسٓمٓ
ان ایک ہی قسم کے الفاظ کو متواتر لانا
اور بعض بعض جگہ بدل دینا بتاتا ہے کہ یہ
حروف بے مقصد نہیں رکھے گئے چنانچہ
الٓمّٓ کے بعد ہر جگہ مختلف الفاظ میں لا
رَیْبَ فِیْہِ والی کتاب کا ذکر ہے۔۔۔۔
اس الٓمّٓ کے حروف ازالہ شک اور یقین
پر دلالت کرتے ہیں اور یہ یقین کامل علم
سے بھی پیدا ہوتا ہے اسلئے الٓمّٓ کے
یہ معنے درست ہیں کہ اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ

اسی طرح الٓرٰ سے شروع ہونے
والی سورتوں میں پرانی تاریخ پر اور اس
میں شریروں کو سزا ملنے کے مضمون پر اور
قانونِ قدرت کے مطالعہ پر خاص زور
دیا گیا ہے۔ گویا ان میں روایت کے مضمون
پر زور ہے اسلئے الٓرٰ سے یہ مراد ہے کہ
میں اللہ دیکھنے والا ہوں اور اگر کہیں
الٓرٰ کے ساتھ م کو بھی شامل کر لیا گیا ہے
تو رویت اور علم کے مضمون کو اکٹھا کر دیا
گیا ہے۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب آجکل
بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں
احباب جماعت سے ان کی کامل و
عاجل شفایابی کے لئے دعا کی
درخواست ہے۔
(عبد الوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ)

۲۔ میرے والد صاحب محترم جناب مولوی
محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ جماعت
احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات تین
ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا
فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت
کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین
محمد بشیر و محمد رشید از جلالپور جٹاں
تحصیل و ضلع گجرات

۳۔ محترم برادرم عبد اللطیف رضا صاحب کو
بائیں ٹانگ پر شدید چوٹیں آئی ہیں اور
آپ آجکل ۱۲/۱۶۰ C لاہور میں
زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں
کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ و
عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (رانا سلطان احمد محمود
لائلپوری حال [illegible])

ہمدرد انکرمشورہ کامیاب علاج
تبخیر معدہ، پرانی خارش، چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ و زکام
دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ — فون نمبر ۵۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷)

مسل نمبر ۲۱۹۲۸

مَیں شمیم پرویز ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت ۱/۷۵ سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ شمیم پرویز ۷۱۴ فضل سٹریٹ جھنگ صدر۔

گواہ شد:۔ ماسٹر علی محمد وصیت ۱۳۸۲۶ جھنگ صدر۔ گواہ شد:۔ منظور حسین شاہ وصیت نمبر ۱۴۳۰۹

مسل نمبر ۲۱۹۲۹

مَیں ملک علی قدر ولد احمد دین صاحب صحابی قوم اعوان عمر ۹۰ سال بیعت ۲ر جنوری ۱۹۰۲ء ساکن ہسولہ ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی اراضی پندرہ ایکڑ واقع موضع ہسولہ تحصیل چکوال ضلع جہلم قیمت اندازاً -/۲۵,۰۰۰ روپے

۲۔ ایک مکان نیم پختہ رقبہ ۱/۲ ۱ کنال قیمت تخمیناً -/۱,۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مَیں مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار بطور حصہ آمد داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ علی قدر ولد احمد دین صاحب صحابی ساکن ہسولہ تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

گواہ شد:۔ مسعود احمد نیازی ولد فضل محمد صاحب نیازی محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ ملک محمود احمد (پسر موصی) حیدرآباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۱۹۳۰

مَیں مبرور احمد بھٹی ولد منصور احمد بھٹی صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن روکوپر سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۱/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ لیون ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ مبرور احمد بھٹی ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر سیرالیون۔

گواہ شد:۔ چوہدری انور احمد گھمن پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر سیرالیون۔

گواہ شد:۔ خلیل احمد مبشر مبلغ سلسلہ احمدیہ، روکوپر سیرالیون۔

مسل نمبر ۲۱۹۳۱

مَیں سردار محمد ولد نظام الدین صاحب مرحوم قوم جٹ گھمن پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال۔ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی اراضی ۲ ایکڑ چھ کنال واقع ڈگری گھمن مالیتی -/۵,۰۰۰ روپے۔

۲۔ چار ایکڑ زرعی اراضی بطور رہن واقع ڈگری گھمن -/۵,۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ سردار محمد ولد چوہدری نظام الدین صاحب مرحوم ساکن ڈگری گھمن ڈاکخانہ جودھالہ۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ عبدالسلام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ میاں محمد شفیع سیکرٹری تعلیم۔ ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ۔

قیادت ایثار — شجرکاری

جملہ زعماء کرام انصاراللہ سے گزارش ہے کہ وہ شجرکاری کے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کا پروگرام بنا کر ملکی اور ملی خدمت بجا لانے کا پروگرام بنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قائد ایثار مجلس انصاراللہ مرکزیہ

خالی آسامیاں و وظائف

۱۔ سٹینوگرافر۔ آفس اسسٹنٹ۔ سٹینو ٹائپسٹ۔ سینئر کلرک/ٹائپسٹ۔ ٹیلیفون ٹکینک جو علی الترتیب:۔ انٹرمیڈیٹ۔ گریجوائٹ۔ میٹرک۔ انٹرمیڈیٹ۔ میٹرک (جو PABX کا ۵ سالہ تجربہ رکھتے ہوں) ہوں۔ وہ ۳ر مارچ ۱۹۷۵ء تک جنرل منیجر HEAVY FOUNDRY & FORGE PROJECT ٹیکسلا کو درخواستیں بھجوائیں۔

(تفصیلات و دیگر کوائف کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۳ر فروری ۷۵ء صفحہ ۱)

۲۔ میٹرک پاس ٹائپسٹ ۱۸ سے ۲۲ سال عمر اور گریجوائٹ عمر ۲۵ سال کی سٹیٹ بنک آف پاکستان سنٹرل ڈائریکٹوریٹ۔ کراچی میں ۱۰ر مارچ تک درخواستیں بھجوا دیں۔

(تفصیلات و دیگر کوائف کیلئے دیکھیں پاکستان مورخہ ۲/۷۵ ۲۳ صفحہ)

۳۔ ایسے طالب علم جنہوں نے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ امتحان پاس کیا ہو اور جن کی عمر ۲۳ سال سے کم ہو۔ اور ان کے والدین کی سالانہ آمدنی ۵ ہزار سے کم ہو اور وہ یونیورسٹی یا کسی فنی تعلیم کے ادارے میں زیر تعلیم ہوں اور داخل ہو چکا ہو اور وظائف حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ ۱۵ر مارچ ۱۹۷۵ء سے پہلے انجینئرنگ سائنسز۔ میڈیکل سائنسز۔ ٹیچرز ٹریننگ کیلئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ فیصلہ MERIT پر ہوگا

سید فضل حسین سیکرٹری۔ سید مراتب علی
RELIGIOUS & CHARITABLE TRUST SOCIETY
4-F.C.C. GULBERG, LAHORE.

(مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۲۳ر فروری ۷۵ء صفحہ ۴)

۴۔ پاکستان ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں سٹینو ٹائپسٹ اور جونیئر آڈیٹر کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ر مارچ ۱۹۷۵ء ہے

(تفصیلات و ضروری کوائف کیلئے دیکھیں اخبار "نوائے وقت" مورخہ ۲۲ر فروری ۷۵ء صفحہ ۶)

(ناظر تعلیم)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۹۵۳۶ جس کی رسید نمبر ۱ تا ۵۰ جاری ہو چکی ہیں جماعت احمدیہ ہری پور ہزارہ سے گم ہو گئی ہے لہذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمادیں۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دیکر ممنون فرمادیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پتہ درکار ہے!

مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۱۱۱۱۶ نے یکم مئی ۱۹۴۸ء کو کراچی سے وصیت کی تھی۔ ان سے آخری دفعہ معرفت عزیز حسین صاحب بی ایس سی شفقت کیمسٹ لیسمیر شوگر ملز مردان پاکستان خط وکتابت ہوتی رہی ہے۔ انکی وصیت کے سلسلہ میں ضروری خط وکتابت کیلئے انکا موجودہ پتہ درکار ہے

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ آف مدراس کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۔ بڑے افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کی بھتیجی اور حضرت محمد یوسف خان صاحب صحابی مرحوم کی صاحبزادی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد رفیق صاحب آف مدراس مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۴ء بروز سوموار کلکتہ میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بعمر ۵۹ سال انتقال فرما گئیں۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحومہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء قادیان میں شرکت کی غرض سے تشریف لائی تھیں جہاں دل کا دورہ پڑنے سے علیل ہو گئیں۔ علاج معالجہ کے بعد طبیعت سنبھل گئی۔ جلسہ سالانہ کے بعد اپنے بچوں کے ہمراہ قادیان سے کلکتہ اپنے عزیزوں سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئیں جہاں مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو دوبارہ دل کا دورہ پڑا اور مرحومہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

مرحومہ کی میت بکم جنوری ۱۹۷۵ء کو بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے امرتسر لائی گئی جہاں سے تابوت قادیان لایا گیا۔ پانچ بجے شام حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ بعد ازاں میت کو مقبرہ بہشتی قادیان لے جا کر سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مرحومہ بہت صابرہ، شاکرہ، سادہ مزاج اور دعا گو خاتون تھیں۔ سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والی، صدقہ و خیرات، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خواتینِ مبارکہ سے خصوصی تعلق و محبت رکھنے والی تھیں۔ بچپن سے اپنے خالو اور چچا حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کے گھر دار المسیح قادیان میں پرورش پانے کی وجہ سے حضرت امّاں جان نوّر اللہ مرقدھا، حضرت المصلح الموعودؓ اور دیگر بزرگوں کے فیضِ صحبت سے روحانی طور پر فیضیاب ہونے کی سعادت پائی۔ تنگی و ترشی، فراخی و کشادگی میں خاوند کی اطاعت گزار اور وفادار ساتھی رہیں۔

کثرت سے قادیان کے جلسہ سالانہ میں بچوں کو ساتھ لے جا کر شرکت کرتی رہیں۔ متعدد مرتبہ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت بھی پائی۔

مرحومہ چار لڑکے اور ایک لڑکی (جو شادی شدہ ہے) اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ آپکے بڑے فرزند مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب ملازمت کے سلسلہ میں امریکہ میں مقیم ہیں۔ دوسرے تین بیٹے ماجد احمد، مجید احمد اور رفیع احمد مدراس میں ہی مقیم ہیں۔ آپ کی بیٹی محترمہ انیسہ بیگم سید تبریز احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی کی اہلیہ ہیں۔ بڑے لڑکے ڈاکٹر شاہد احمد صاحب بھی مکرم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ کے داماد ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنّت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور مرحومہ کے پسماندگان غمزدہ خاوند و بچگان اور دیگر اعزّہ و اقربا کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم شجر احمد فاروقی سلمہ اللہ تعالیٰ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آف لندن کا نکاح عزیزہ حامدہ بی۔ ایس۔ سی سلمہا اللہ بنت الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کے ساتھ بعوض حق مہر ایک ہزار سٹرلنگ پونڈ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ نے بارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۷ر فروری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیزم شجر احمد حضرت الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کا نواسہ اور حضرت عبد الحکیم صاحب سنوری شاہی طبیب ریاست پٹیالہ کا پوتا ہے اور عزیزہ حامدہ حضرت الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کی پوتی ہیں۔

احبابِ جماعت سے رشتہ کے مثمر ثمراتِ حسنہ اور ہر دو خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(الحاج حکیم ظفر احمد آف کوٹھی ۲۶ نہال سنگھ سٹریٹ گوالمنڈی
حال ربوہ)

علومِ قرآنی سیکھنے کا ذریعہ تقویٰ ہے

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے ❖ بے اِس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
(دُرِّ ثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سچّی بات ہے اور میں بتاتا ہوں کہ چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کے جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہو سکتا۔ اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔ متقی کا معلّم خدا ہوتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ر مارچ ۱۹۰۱ء)

قرآن مجید پڑھنے پڑھانے سے بڑی برکت حاصل ہوتی ہے۔ یہ کارِ خیر جماعت احمدیہ کا نصب العین ہے۔ قرآن سیکھنے کا اصل ذریعہ تقویٰ ہے کیونکہ قرآن مجید خدائے قدوس کی پاک کتاب ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

تحریکِ جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض احباب و خواتین وعدہ تحریکِ جدید کی یاد دہانی پر کہتے ہیں کہ ہم وعدہ نہیں لکھواتے جس قدر اور جب بھی مقدرت ہوگی نقد ادا کر دیں گے۔ یہ طریق سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے منشاء مبارک کے خلاف ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے کارکنوں کو بھی ہدایت فرمائی ہے کہ جب امام وعدوں کے لئے ارشاد فرمائے تو اُسی پر زیادہ زور دینا چاہیئے چنانچہ فرمایا:۔

"امام کی اطاعت ہی اصل چیز ہے۔ امام اگر وعدے لکھوانے کے لئے کہتا ہے تو چندے کی وصولی بھی کرو لیکن زیادہ زور وعدوں کے لکھوانے پر دو۔"

(حضرت المصلح الموعودؓ)

اِس ارشاد کے پیشِ نظر جنہوں نے وعدہ لکھوانا ملتوی فرمایا ہوا ہے وہ تعمیلِ ارشاد میں پہلے وعدہ لکھوائیں اور عند المقدرت ادائیگی فرماویں۔ اسی میں خیر و برکت ہوگی کیونکہ امام کی اطاعت ہی اصل چیز ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

درخواستِ دُعا

خاکسار اِن دِنوں ذہنی طور پر سخت پریشان ہے۔ میرے بھائی بہن اِن دنوں بنگلہ دیش میں ہیں لیکن گزشتہ نو ماہ سے مجھے اُن کی خیریت کی کوئی خبر نہیں مل رہی جس کی وجہ سے سخت تشویش ہے۔

قارئینِ الفضل دعا فرماویں کہ مولا کریم میری پریشانیاں دُور فرماتے ہوئے سکونِ قلب عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعتِ احمدیہ چنیوٹ)

قائدینِ مجالس توجّہ فرمائیں

ہر مجلس کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں موصول پہنچ جانی چاہیئے۔ ایسے قائدینِ مجالس جنہوں نے تاحال ماہِ جنوری کی رپورٹ مرکز میں ارسال نہیں کی فوری بھجوا دیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴